سوال

ایک آدمی کی صرف دو بیٹیاں ہیں، کیا اس کی وراثت سے بھتیجی کو حصہ ملے گا؟ اس شخص کا بھائی وفات پا چکا ہے اور بھائی کی بھی نرینہ اولاد نہیں ہے۔

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن وحدیث میں میت کے ورثاء کو تین طرح سے تقسیم کیا گیا ہے:

اصحاب الفروض: اس سے مراد میت کے وہ قریبی رشتے دار ہیں جن کا حصہ قرآن یا حدیث میں مقرر کر دیا گیا ہے۔ جیسے: ماں، بیٹی، پوتی، خاوند، بیوی وغیرہ۔

عصبہ: میت کی مذکر اولاد (بیٹے) اور باپ کی طرف سے مرد رشتے داروں کو عصبہ کہتے ہیں، ان کا حصہ قرآن وحدیث میں مقرر نہیں کیا گیا بلکہ یہ اصحاب الفروض میں مال کی تقسیم کے بعد باقی ماندہ مال کے وارث ہوتے ہیں۔ جیسے: بیٹا، پوتا، باپ، دادا، سگا بھائی، باپ شریک بھائی وغیرہ عصبہ کہلاتے ہیں۔

اولو الارحام: اولو الارحام سے مراد میت کے وہ رشتے دار ہیں جو نہ اصحاب الفروض میں سے ہوں اور نہ ہی عصبہ میں سے ہوں۔ جیسے: نواسے، نواسیاں، ماموں، خالہ وغیرہ اولو الارحام میں ہیں۔

قرآن وحدیث کے احکامات کے مطابق میت کی جائیداد کے سب سے پہلے حقدار اصحاب الفروض ہیں۔ ان سے بچا ہوا ترکہ عصبہ کو ملتا ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَلْحِقُوا الفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ (صحيح البخاري، الفرائض: 6732).

تم فرض حصے یعنی مقرر حصے ان کے حقداروں تک پہنچا دو اور جو باقی بچ جائے وہ میت کے قریب ترین مرد کے لیے ہے۔

بھتیجی نہ اصحاب الفروض میں سے ہے اور نہ ہی عصبات میں اس کا شمار ہوتا ہے، بلکہ یہ اولو الارحام میں شامل ہے، جو اصحاب الفروض اور عصبات کی عدم موجودگی میں وارث ہوتے ہیں۔ اس لیے میت کی بیٹیاں وارث بنیں گی، بھتیجی کو کچھ نہیں ملے گا۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

ڈاکٹر حافظ انس نضر